Registered. L. No 238.

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۳۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نکیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

چودھوین کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

یہ نور ہے سرمد کا
یہ رخ محمد کا

ان اللہ قادر علی کلہ و تعشت مسیحہ وما نزل من ادلہ

البدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلہ

طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

تھی جہان منتظر خوش باش کہ دلستان ...
... مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۴

... بیعت ... حضرت امام الزمان ... البدر ... سال کی یادگار ...

جلد ۲

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام است
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن سراجے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

ہر ازو با شیر شد در بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابی کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جا بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و ز خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق و درست
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

برہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکار آن کند از اشقیاست

بکدم دوری ازان روشن کتاب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو شرک سے مجتنب رہیگا

دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم ۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا

چہارم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے

پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ ...... وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کو قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا

ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم ۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم ۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خدا داد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا

دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں مین پائی نہ جاتی ہو

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت لیتے ہین اتھ میں ہاتھ دے کر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ ۔ ۳ بار آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ثم آمین

پھر اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

عوام سے قیمت عہ سالانہ ادفات اشاعت ... کارخانہ کی مالیت پر ہے حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ ایک ماہ میں ۴ بار یا ۵ بار ضرور رہے۔

شرح اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	لـہ	للعہ	صـہ	ہجـہ	مـہ
نصف صفحہ	صللعہ	صـہ	للعـہ	صـہ	عا
ربع صفحہ	صـہ	للعـہ	ـہ	مـہ	عصر

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یک بار
پہلا کالم	صـہ	صـہ	لعہ	للعہ	عا
نصف کالم	صـہ	لعہ	ـہ	ـہ	۸ر عـہ
ربع کالم	لعہ	ـہ	للعہ	عا	۱۲ر

ملفوظات حالات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۱۴ جنوری سنہ ۱۹۰۵ء

عصر کے وقت محبی قاضی غلام حسین صاحب ویٹرنیری اسسٹنٹ حصار نے عرض کی کہ میری تنخواہ میں ۵ روپیہ اضافہ ہوا ہے اور بنگال سے ایک درخواست آئی ہے کہ انسپکٹری کی پوسٹ خالی ہے ۵۰ روپیہ ماہوار ملیں گے۔ اس لئے مشورۃً استفسار ہے کہ کونسی جگہ منظور کی جاوے آپ نے فرمایا کہ استخارہ مسنونہ کے بعد جس طرف طبیعت کا میلان ہو۔ وہ منظور کر لو۔

۱۵ جنوری سنہ ۱۹۰۵ء

ظہر کے وقت مقدمہ کی پیشگوئی کا اپنے الفاظ پر پورے ہونے کا ذکر رہا۔ کہ خدا تعالیٰ نے جو جو بات جس جس طرح الہام فرمائی ویسی ہی پوری ہو کر رہی حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ان سب الہاموں کو الگ الگ ترتیب دیکر اور کچھ لکھکر پھر دنیا کے سامنے پیش کیا جاوے تو امید ہے کہ کسی کی ہدایت کا موجب ہوں۔

۱۶ جنوری سنہ ۱۹۰۵ء

چند ایک اصحاب نے بیعت کی۔ ....

۱۷ جنوری سنہ ۱۹۰۵ء

حضرت اقدس تشریف لائے تو اول مولوی عبد الکریم صاحب نے اپنا ایک رویا جو کہ بشارات سے پر تھا۔ بیان ...... فرمایا۔ اس کے بعد مفتی محمد صادق صاحب نے ولائیت سے آیا ہوا ایک خط پیش کیا۔ یہ خط ایک ایسی کمیٹی کی طرف لکھا گیا تھا۔ جو کہ انگلینڈ میں اختلاف السنہ کے دور کرنے کیلئے قائم ہوئی ہے اس کمیٹی کا یہ خیال ہے۔ کہ ایک ایسی عام زبان اور بولی ایجاد کی جاوے جسے ہر ملک و دیار اور ہر طبقہ کے انسان آسانی سے سیکھ لیں اور اس طرح سے روئے زمین پر ایک ایسی زبان رواج پکڑے جو کہ ہر ایک شخص خواہ کہیں کا رہنے والا ہو سمجھ لیوے۔ یہ خبر پاکر محبی مفتی محمد صادق صاحب نے اس کمیٹی کی طرف ایک خط لکھا۔ جس کا خلاصہ مضمون یہ تھا۔ کہ دنیا بھر میں ایک زبان کا ہونا محال ہے کیونکہ اختلاف السنہ اللہ تعالیٰ کا ایک نشان ہے جس کا ذکر کتب مقدسہ میں ہے تاہم میں آپ کی سعی کو دیکھنا چاہتا ہوں آپ ابتدائی قواعد وغیرہ سے مجھے اطلاع دیں۔ جن کے عوض میں آپکو ایک بڑی تحریک کے متعلق کچھ چھپی ہوئی تحریر بھیجتا ہوں جو مشرق میں خدا کے حکم سے قائم ہوئی ہے

اس کے بعد کچھ حالات حضرت صاحب اور تحقیقات قبر مسیح اور حضرت مسیح کے انسان ہونے اور نبی ہونے پر مختصر ریمارکس کئے گئے تھے۔

خط کا جواب جو کہ اس کمیٹی کی طرف سے آیا اور جسے مفتی صاحب نے حضرت اقدس کو پڑھکر سنایا۔ چونکہ وہ حضرت مسیح موعود کی بعثت کی غرض سے ایک خاص تعلق رکھتا ہے اس لئے اُسے ذیل میں درج کیا جاتا ہے اور چونکہ بعض ناظرین انگریزی پڑھ اور سمجھ سکتے ہیں اور ہر ایک زبان کا لطف اسکے اپنے الفاظ میں آتا ہے اور جسے مدنظر رکھکر گذشتہ نمبر میں ہم نے عدالت عالیہ کے فیصلہ کی اصل نقل حضور ناظرین کر دی تھی اس لئے اس خط کو بھی بجنسہ نقل کر دینا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔

32 South avenue
Rochester.

Dec 29 - 1904.

My dear sir.

In a few days I am going to London, whence I will send you a "Primer of Esperanto". Do you really doubt that it would be a good thing if all civilized persons whatever their nationality, possessed a second dialect comman to all? Or do you mean that you doubt the possibility of the realization of the scheme, Or do you think it is against the will of God to try to put such a scheme in operation? My reply to that would be that if it is really against the will of God, it will have no success.

My wife and I have read with no little interest the literature you sent me except the Arabic or Hindustani (I am not sure what language it was) for which my linguistic capacity is at present undevoloped.

We belong to a small but, I am happy to think, increasing number of people who have given up the idia of the divinity of Jesus of Nazareth, and regard him simply as a great teacher, we place in the same capogury Zoroaster, Buddha, and your own prophet Mohammad (upon whose head may eternal blessings rest). None of our assistance has been lent to those impertinent scheme for sending "Missionaries," to convert people who have as good, if not a better, religion than their own. In return for the Primer, I should be glad to have some further knowledge of your modern "Messiah" & especially the evidence aboubt the tomb of Jesus in Cashmere.

your very truly
Paul Mathews

ترجمہ چٹھی مذکورہ بالا

محبی۔

میں چند روز میں لنڈن جانے والا ہوں جہاں سے آپکو اسپرنٹو کی پرائمر ارسال کرونگا۔ (جو کچھ آپ نے تحریر کیا ہے کیا اس کا یہ مطلب ہے) کہ آپکو بلا امتیاز قومیت کے

تمام مہذب لوگوں کی ایک مشترکہ بولی ہو جائے اور پھر اس کے مفید ہونے میں شک و شبہ ہے یا آپکا یہ مطلب ہے کہ اس تجویز کی کامیابی میں امکان ایک شکی امر ہے یا آپ کا یہ خیال ہے کہ ایسی کسی تجویز میں کامیابی کے لئے کوشش کرنا خدا کے ارادہ کی مخالفت کرنا ہے۔ تو ان کا جواب میری طرف سے یہ ہے۔ کہ اگر فی الحقیقت اس میں خدا کے ارادہ کی مخالفت ہے۔ تو بے شک کسی قسم کی کامیابی ہرگز نہ ہوگی ؀

میں نے اور میری بیوی نے آپکی رسالہ کتب کو سوائے اس حصہ کے جو کہ عربی یا ہندوستانی (کیونکہ مجھے ٹھیک علم نہیں) خط میں تھا اور جسکے لئے میری زباندانی کی قابلیت سر دست ناکمل ہے۔ بڑی دلچسپی سے پڑھا ہے ہمارا تعلق ایک چھوٹے سے گروہ سے ہے جس نے کہ یسوع کے خدائی کے خیال کو استعفا دیدیا ہے اور اسے صرف ایک آدمی خیال کرتا ہے اور اگرچہ یہ ایک چھوٹا سا گروہ ہے لیکن بحمد للہ کہ ترقی کر رہا ہے۔ جو خیال ہمارا یسوع کی نسبت ہے۔ وہی [illegible] بڑھنے اور رحمت خدا کی اسپر نازل ہو) کی نسبت ہے۔

ہم اُن گستاخ پادریوں کو کسی قسم کی مدد نہیں دیتے جو کہ لوگوں کو عیسائی بنانے کے لئے بھیجے جاتے ہیں ہمارے نزدیک ان لوگوں کا مذہب پادریوں کے مذہب سے بہتر نہیں تو اُن جیسا ضرور ہے میرا ایک رجولہ میں ارسال کرونگا اگر آپ اسکے جواب میں مجھے کچھ زیادہ معلومات اپنے مسیح کی نسبت اور خصوصیت سے کشمیر میں مسیح کی قبر کے ثبوت کی نسبت ارسال کرینگے تو میں بہت ہی مشکور ہونگا

آپکا سچا دوست پال کلا تھیوس

حضرت اقدس نے اسپر فرمایا کہ دراصل اب عیسوئیت سے دست برداری دنیا میں شروع ہوگئی ہے اور اس مذہب کو جلا دینے والی آگ بھڑک اٹھی ہے۔ آگ کا دستور ہے کہ وہ اول ذرا سی شروع ہو کر پھر آہستہ آہستہ بڑھتی جاتی ہے یہی حال اب عیسائیت کا ہوگا......

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبریں

احمدی انجمنوں اور احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنے اپنے مقامی خبریں متعلقہ سلسلہ احمدیہ کے دفتر البدر میں ضرور ارسال فرمایا کریں تاکہ وہ درج اخبار ہوکر دیگر احمدی احباب کے معلومات کا باعث ہوں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طبیعت تاحال اسقدر صاف نہیں کہ موسم کے تغیر سے متاثر نہ ہو چنانچہ ابھی تک آپ فجر اور مغرب اور عشاء کے وقت تشریف نہیں لاتے اور بعض اوقات سردی اور بارش کی وجہ سے ظہر اور عصر کے وقت بھی شامل جماعت نہیں ہو سکتے مورخہ ۲۷ کو نماز جمعہ میں بھی آپ شامل نہ ہو سکے۔ آپ کے اہل بیت بفضل خدا تندرست ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ارادہ فرمایا ہے کہ مقامات کے

فتح کے رنگ میں جو نشان اللہ تعالیٰ ظاہر ہوا ہے اور جس نے میرے خیال میں دنیا پر پورے طور پر اتمام حجت کر دیا ہے اور ممکن ہے کہ اسکے بعد بھی جو لوگ ایمان نہ لاویں وہ خدا کے غضب کو بھڑکانے کا باعث ہوں اس نشان کے متعلق ایک رسالہ لکھا جاوے جس میں تمام الہامات متعلقہ مقدمہ معہ تفصیل روداد مقدمات کے درج ہوں شاید کوئی سعید اس ذریعہ سے ہدایت پاکر جبین نیاز کو آستانہ الوہیت پر رکھے اور خدا کے مامور اور مرسل کو قبول کرے نیز زیادتی ایمان کا موجب ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے گذشتہ عشرہ میں ایڈیٹران اخبار الحکم والبدر کو حکم صادر فرمایا کہ جسقدر الہامات گذشتہ دو سال میں بذریعہ ان اخبارات کے شائع ہو چکے ہیں انکی ایک فہرست بقید جلد۔ نمبر۔ صفحہ۔ کالم و سطر کے طیار کر کے پیش کیجاوے تاکہ رسالہ تجوزہ میں معہ ان حوالجات کے درج کئے جاویں اور ہر دو اخبارات کا نام بطور شہادت کے لکھا جاوے کہ ان کے ذریعہ سے یہ دنیا میں شائع ہوئے حضور علیہ السلام کے اس اندراج سے احمدی جماعت سمجھ سکتی ہے کہ البدر کا وجود بھی اس سلسلہ کا مؤید ہے اور خادم ہے اس سے پیشتر ایک شہادت بذریعہ الحکم کے تھی اور اب البدر کے ذریعہ سے دو شہادتیں پوری ہوکر ہر ایک واقعہ کی صداقت پر مہر لگاتی ہیں اسلئے وہ لوگ جو اسکی [illegible] پر معترض ہیں غلطی پر ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے گذشتہ عشرہ میں مولوی محمد علی صاحب ایم اے ایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان کو فرمایا کہ آئندہ سے الہامات کی اشاعت بذریعہ میگزین بھی کی جایا کرے تاکہ تین شاہد ہو جایا کریں [illegible] فقرہ سے بھی [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

الہامات - ۲۳ جنوری ۱۹۰۵ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ذیل کی رؤیا اور الہامات [illegible]

(۱) خواب میں کسی نے کچھ [illegible] دئے ہیں۔

(۲) الہام ہوا - اِنِّی مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ -

(۳) کسی نے ہاتھ میں [illegible] ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ ان کے اندر خطوط ہیں ان سب کا مضمون ایک ہی ہے۔ ایک ان میں سے مجھے دیا گیا ہے کہ اسی وقت طبیعت الہام کیطرف منتقل ہوئی اور الہام ہوا -

ایک [illegible] انکا دینے والی خبر -

زر جرمانہ واپس مل گیا - ۲۴ جنوری ۱۹۰۵ء کو مولوی محمد علی صاحب خواجہ کمال الدین صاحب اور شیخ یعقوب علی صاحب نے گورداسپور جاکر خزانہ سے روپیہ واپس لیا - ناظرین کو علم ہوگا۔ کہ خزانہ کا چارج انہی مجسٹریٹ صاحب کے ہاتھ میں ہے جنہوں نے ابتدائی فیصلہ برخلاف حضرت مسیح موعود صادر فرمایا تھا۔ اور زر جرمانہ وصول کیا تھا -

گذشتہ عشرہ میں قادیان میں بہت عمدہ بارش دو بار ہوگئی ہے

مکرمی محبی بابو شاہ دین صاحب احمدی سٹیشن ماسٹر گولڑہ کچھ عرصہ کیلئے عہدہ تکیش ونکٹس پر مامور ہوکر لاہور تبدیل ہوئے

مکرمی بابو عطا محمد صاحب احمدی اوورسیر مقام ایبٹ آباد سے مقام بارہ چنار پر تبدیل ہو گئے۔

مکرمی بابو غلام محمد صاحب احمدی حکیم جو کہ حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب کے تلمیذ ہیں اور یوگنڈا ریلوے افریقہ ہسپتال میں ملازم تھے عرصہ دو ماہ سے رخصت [illegible] سے مستعفی ہوکر وطن کو تشریف لے آئے ہیں انکی تشریف آوری سے اکثر احباب کو افریقہ میں دینی فائدہ حاصل ہوا ہے

عید الاضحیٰ کا مبارک دن قریب آرہا ہے اس لئے مفتی محمد صادق صاحب قائمقام ڈائرکٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان احمدی احباب کو توجہ دلاتے ہیں کہ چندہ عید فنڈ فی کس ایک روپیہ اور کھال قربانی کی قیمت مدرسہ کے یتیموں اور مساکین کے واسطے جمع کر کے جسقدر جلد ہو سکے بنام مہتمم مدرسہ ارسال فرماویں کالج کے قیام اور سرکاری طور پر مدرسہ کے منظور ہو جانے سے ضروریات بڑھ گئی ہیں اسلئے بلند ہمت اصحاب کو عموماً اور دیگر احباب کو خصوصاً اسکی امداد کیطرف متوجہ ہونا چاہئے قلیل بضاعت اور معاش کے احباب اپنی حیثیت

کو بے حقیقت سمجھکر ایسے موقعہ پر چندہ دینے سے گریز نہ فرمایا کریں کیونکہ خدا کی راہ میں ان کی ایک پائی اور ایک کوڑی یا ایک پیسہ یا ٹکہ جو اخلاص کی مدد کیلئے دیا جاتا ہے بہت ہی قیمت اور قدر رکھتا ہے اور میرے خیال میں قادیانی کارخانوں کے لئے بڑی برکت کا موجب ہے۔

قطعہ تاریخ فتح مقدمہ

شحنہ ہند نے اپنی خباثت طبع سے ماتحت عدالت کے فیصلہ پر دنیا دائمی مسیح قادیانی "تاریخ شائع کی تھی اسکا جواب مولوی محمد عبد اللہ صاحب احمدی نے پٹیالہ سے یہ ارسال فرمایا ہے

ہزارہ پھول کھلا مرزا شہ لالا	تو کیونکر داغ کھا تا دلیپ کالا
اسی کی فتح نے یہ گل کھلایا	کہ مرجھایا ہوا ہے شحنہ لالا
لکھو سالم نہ پتا تو کہیں کو	لبنے مغبوب دنیائی کہنے والا

چونکہ معاصر الحکم کی اشاعت کی تاریخیں ۱۰-۱۷-۲۴-۳۱ ہیں اس لئے نہیں چاہئے کہ البدر کی اشاعت ان تاریخوں کے بعد ہو کر کرے بلکہ ۳ چار دن کا وقفہ ہر دو اخبارات میں ہونا چاہئے تاکہ جو اصحاب ہر دو کے خریدار ہیں ان کے پاس ایک ہفتہ یا عشرہ میں مختلف اوقات پر دو اخبار پہنچا کریں آئندہ اخبار اسی تجویز کی بنا پر شائع ہوگا۔

احمدی احباب - اور خصوصاً قادیانی احمدی احباب کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ ارشاد بہت ہی قابل توجہ اور نوٹ ہے۔ جو کہ آپنے عشرہ گذشتہ میں فرمایا ہے کہ اگر اخبارات کے ایڈیٹر بیماری یا سفر وغیرہ کی وجہ سے آپ کی تشریف آوری کے وقت موجود نہ ہوا کریں تو دیگر حاضرین مجلس میں سے کوئی صاحب قابل اشاعت الہامات ان تک پہنچا دیا کریں۔ میں امید کرتا ہوں کہ قادیانی دوست اپنا فرض سمجھ کر اسکی تعمیل کرتے ہوئے ممنون اور مشکور ہوں گے۔

[illegible] ناظرین اخبار کو معلوم ہو چکا ہوگا کہ عدالت سشن نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سراسر معصوم اور بیقصور اور بے گناہ پاکر عدالت ماتحت کے حکم کو منسوخ کر دیا ہے اور یہ بات ثابت کر کے کہ وہ بالکل بے گناہ ہیں بڑی عزت کے ساتھ بری کیا اور جرمانہ واپس دینے کا حکم کیا۔ اس فیصلہ کے مطالعہ سے وہ تمام غلطی جو کہ جرمانہ کے صرف معاف ہونے کے لفظ سے لگتی تھی۔ اٹھ گئی ہوگی دوسرے دیانت پسند اخباروں کو بھی چاہئے کہ وہ پبلک کو ان اصل واقعات سے اطلاع دیویں ؀

۲۷ جنوری ۱۹۰۵ء کو حضرت اقدس کے دائیں رخسارہ مبارک پر ایک آماس سا نمودار ہوا جس سے بہت تکلیف ہوئی حضور نے دعا فرمائی تو ذیل کے فقرات الہام ہوئے دم کرنے سے فوراً صحت حاصل ہوگئی

بِسْمِ اللّٰهِ الْكَافِيْ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الشَّافِيْ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الْغَفُوْرِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الْبَرِّ الْكَرِيْمِ۔۔۔

يَا حَفِيْظُ۔ يَا عَزِيْزُ۔ يَا رَفِيْقُ

يَا وَلِيُّ

اِشْفِنِيْ

درس قرآن سے کچھ

ہم نے صرف مختصر نوٹ درس قرآن شریف کے درج کئے ہیں۔ اگر آپ حقیقۃً ان سے مستفید ہونا چاہتے ہیں۔ تو اول قرآن شریف کا وہی رکوع مطالعہ کریئے۔ اور ان نوٹوں سے مدد لیتے جایئے۔ جو اشکال اور شبہات پیش آدین۔ ان سے بذریعہ خط اطلاع دیوین۔ کہ ان کا حل اخبار میں دیا جاوے

سورہ ھود رکوع نمبر ۳

ولقد ارسلنا نوحا الی قومہ انی لکم نذیر مبین — تواریخی واقعات کا اثر چونکہ انسان کے اعمال و احوال پر ہوتا ہے اس لئے عبرت دلانے کے لئے اللہ تعالےٰ گذشتہ انبیاء اور اقوام کے واقعات ذکر فرماتا ہے۔ قرآن شریف میں جس قدر قصص مذکور ہیں۔ ان سب میں ایک لطیف پیش گوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابی اور اہل مکہ آپ کے دشمنوں کی نامرادی کی ہے۔ اور ہر ایک مومن بھی جو اللہ تعالےٰ کے ساتھ صدق و وفا میں مخلصانہ حال رکھتا ہے۔ اس کے لئے بھی ان میں ایک پیشگوئی ہوتی ہے۔ کہ اس کے دشمن بھی اسی طرح ذلیل ہونگے۔

نذیر — اس کے معنے ڈر سنانے والا اور عذاب کی خبر دینے والے کے ہیں۔ جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ صرف موت ہی کی پیش گوئیاں کرتا ہے۔ وہ ذرا غور کریں۔ کہ نوح ؑ نے بھی موت ہی کی پیشگوئی کی ہے سوا اس وقت کے اپنا منصب انذار...... بیان کرتا ہے کیا ایک بدکار اس قابل ہوتا ہے۔ کہ اُسے نجات کی خوش خبری دی جاوے۔ ہرگز نہیں۔ کیا اُسے یہ کہا جاوے کہ جو کچھ تو کر رہا ہے۔ وہ عمدہ تخم ریزی ہے۔ تا کہ دوسرے لوگ بھی اُسے دیکھ کر بدکاری پر جراٴت کریں۔ نہیں۔

اخاف علیکم — چونکہ عذاب کی پیشگوئی ہے۔ اور نوح علیہ السلام کو الٰہی سنن کا علم ہے۔ کہ بعض وقت عذاب ٹل جایا کرتا ہے۔ اس لئے خوف کا لفظ فرمایا۔ یہ نہیں کہا کہ ضرور ضرور تم پر عذاب آہی جاویگا۔ بلکہ کہا کہ مجھے خوف ہے کہ تم پر ایک عذاب الیم آنیوالا ہے

بشرا مثلنا — یہ ایک کلمہ ہے جس کے بولنے سے اکثر لوگ ہدایت سے محروم رہتے ہیں۔ جب انسان کے دل میں حفظ مراتب کا دھیان نہیں ہوتا اور ایک شخص کبر کی وجہ سے وہ ایک ناصح شفیق کو اپنے سے بڑا جانکر اس کی نصایح کی قدر نہیں کرتا۔ تو حق کی راہ سے محروم رہ جاتا ہے۔ اہل منطق نے بھی اس سے بہت ٹھوکر کھائی ہے۔ پس وہ لوگ جو وہابی کہلا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مثل اپنے ایک بشر خیال کرتے ہیں وہ آپ کے فیوض اور برکات سے محروم رہتے ہیں۔ اور شریعت کے مغز کو حاصل نہیں کر سکتے۔ یہ کلمہ دوسرے کو حقیر جاننے کا اول مرتبہ ہے۔ اور جب اس سے انسان ترقی کرتا ہے۔ تو دوسرے کو رذیل کہتا ہے جس کا ذکر آگے ہے۔ اور یہ پہلی بدی ہے۔ اکثر اخبار نویس اور ریفارمیشن کے مدعی اسی وجہ سے حضرت مرزا صاحب کو نہیں مانتے۔ کہ وہ کہتے ہیں۔ کہ ہم بھی اس قسم کی اصلاح کر سکتے ہیں۔

اراذلنا بادی الرای — یہ دوسرا کلمہ ہے۔ کہ حق کے منکروں نے کہا۔ یا دوسری بدی ہے۔ جو انہوں نے کی اور حق سے محروم رہے۔ نوح علیہ السلام چونکہ ہادی کے منصب پر تھے۔ اور آپ کے چند ایک متبع بھی ہو گئے تھے۔ چونکہ انسان کی ایک ظاہری فضیلت ہوتی ہے۔ اور آپ کے حسب نسب سے بھی وہ واقف تھے پر اس لئے ان کو اپنی مثل قرار دیا۔ کہ اگر اعمدہ نسب والا ہے اور ہادی بن سکتا ہے۔ اور ہم بھی یہ سب کر سکتے ہیں تجھے ماننے کی کیا ضرورت۔ اور جب خود کو نوح کے مثل قرار دے چکے۔ تو ان کے مریدوں میں داخل ہونا تو ان کے خلاف شان ہوا۔ پس اس کے خدام کو رذیل کہنے لگے۔ یہ کلمہ اس کلمہ کے مطابق ہے۔ جو کہ پارہ اول میں ہے۔ انؤمن کما امن السفہاء

وما نرٰی لکم علینا من فضل — یہ تیسرا کلمہ ہے۔ جو ان سے سرزد ہوا۔ کہ ہم بلحاظ مال و دولت وجاہت و اثر و علم و نقل کے کوئی بات تم میں بڑھ چڑھ کر نہیں دیکھتے۔ جس سے تم کو ماننے کی ضرورت ہو۔

بل نظنکم کاذبین — اور چوتھی بات یہ کہ ہمارے نزدیک تم کاذب ہو۔ یہ جو روز تم بیان کرتے ہو۔ کہ آج یہ الہام ہوا۔ یہ خواب ہوا۔ یہ کشف ہوا۔ ہم تمہیں اس میں کاذب خیال کرتے ہیں۔ پس ہمارے بھائیوں کو چاہیئے۔ کہ وہ آپس میں بھی ان باتوں کا لحاظ رکھیں اور بے وجہ دوسرے کو ہرگز حقیر اور کاذب نہ جانا کریں

انلزمکموھا وانتم لھا کارھون — خدا نے جو فضل مجھ پر کیا ہے اور تم سے وہ پوشیدہ ہے۔ میں تم کو وہ کیسے دکھاؤں۔ جبکہ تم اس سے اول ہی بیزاری ظاہر کر رہے ہو۔ کسی بات کو سنکر اول ہی تکذیب کر دینا بہت بری بات ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ ... کہ انسان اس کے حسن کے دیکھنے سے محروم رہ جاتا ہے۔

وما انا بطارد الذین امنوا انھم ملٰقوا ربھم — چونکہ نوح علیہ السلام کی قوم نے مومنوں کو حقیر جانا تھا۔ اور چاہتے تھے کہ نوح ؑ ان کو خارج کر دے۔ اس لیئے اب نوح علیہ السلام ان کی فضیلت بیان کرتے ہیں کہ یہ لوگ تو الٰہی قرب حاصل کرنے والے ہیں۔ جو کہ زمین اور آسمان کا بادشاہ ہے۔ غور تو کرو۔ کہ ان کو تم پر فضیلت ہے کہ نہیں؟

ویٰقوم من ینصرنی من اللہ ان طردتھم — نوح علیہ السلام خوف کے مقام پر [illegible] فرماتے ہیں۔ کہ اگر میں ان کو حقیر جانکر [illegible] اپنی جماعت سے خارج کر دوں۔ تو مجھے اللہ سے کون بچا وے گا۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ ایک مومن کو حقیر جاننے کا کسقدر عذاب ہے جس سے نوح خوف کھا رہا ہے اور من ینصرنی کا لفظ بتلاتا ہے۔ کہ اس حقارت سے الٰہی نصرت شامل حال نہیں رہتی۔

اس سے اگلی آیات میں بتلایا ہے۔ کہ رسول کو اپنی جماعت کے نیک افعال کا حسن ظن ہوتا ہے۔ اور اُسے امید ہوتی ہے۔ کہ میرے جن متبعین کو مکذب لوگ حقیر جانتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو ضرور عروج دیگا لیکن چونکہ ہر ایک مرید کا تعلق اللہ تعالےٰ سے اخلاص اور وفا کا الگ الگ ہوتا ہے۔ اس لئے فرمایا اللہ اعلم بما فی انفسھم۔ کہ ان کے دلوں میں کیا کیا ہے اور اپنے اخلاص و اعمال کی وجہ سے وہ کس بات کے مستحق ہیں۔ یہ علم اللہ ہی کو ہے

ان شاء — یہاں بھی جب انہوں نے عذاب کی درخواست کی۔ تو نوح علیہ السلام نے شرطیہ کلمہ ہی کہا ہے۔ کہ اگر وہ چاہے گا۔ تو عذاب بھیجے گا۔ یعنے ممکن ہے۔ کہ عذاب ٹل جاوے

ان یغویکم — اگر اللہ تعالےٰ تمہاری بد اعمالی کی وجہ سے ارادہ کرے۔ کہ تم کو غاوی ٹہراوے۔ اسی لئے آگے ھو ربکم کہا۔ کہ وہ تمہارا مربی ہے۔ اور یہ اسی کا فعل ہے۔ کہ تمہیں کیا قرار دے۔

اشاعت کے لئے احباب توجہ رکھیں

نقل فیصلہ عدالت اپیل مقدمہ حضرت میرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام

مجسٹریٹ صاحب نے واقعات مقدمہ بخوبی طور پر اپنے فیصلہ میں ظاہر کئے ہیں۔ اور ان کے مکرر بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ انہوں نے مرزا غلام احمد ملزم پر ارتکاب جرم زیر دفعہ ۵۰۰ و حکیم فضل دین ملزم پر زیر دفعات ۵۰۰ و ۵۰۲ تعزیرات ہند قایم کیا ہے انہوں نے علیحدہ علیحدہ اپیل نمبر ۴۲۶ و نمبر ۴۲۵ داخل کی ہیں اور ان کا فیصلہ یکجا ہو سکتا ہے۔ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ صفحات نمبر ۱۲۹ و ۱۳۰ کتاب مواہب الرحمان کے جسکو ملزم نمبر ۱ نے تصنیف کیا اور ملزم نمبر ۲ نے شایع کیا۔ فی نفسہ مزیل حیثیت عرفی ہیں اور ہم اس امر کو بھی تسلیم کرتے ہیں کہ الفاظ لئیم اور بہتان اور کذاب جن کی بابت استغاثہ کیا گیا ہے بُرے معنوں میں استعمال کئے گئے ہیں اور ان سے بڑی بھاری اخلاقی کمزوری ظاہر ہوتی ہے۔ ساتھ ہی ہم یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ ملزمان مستحق بریت کے تھے۔ ملزمان کا اہم عذر یہ تھا۔ کہ مستغیث نے ملامت آمیز الفاظ کا بوجہ مضمون مندرجہ سراج الاخبار مورخہ ۶۔ ۱۳۔ اکتوبر کے مستحق تھا۔

مجسٹریٹ صاحب نے یہ ثابت کرنے کیلئے بہت کوشش کی ہے کہ ہتک آمیز مضمون کا ان آرٹیکلوں کو کوئی تعلق نہیں اس بارہ میں ہم مجسٹریٹ صاحب کے نتیجہ کو تسلیم کرنے کی کوئی وجہ نہیں دیکھتے۔ مستغیث نے بیان کیا ہے کہ اس کی ازالہ حیثیت عرفی کی گئی ہے۔ ملزمان کے پاس ایسی شہادۃ موجود ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مستغیث کی کوئی ایسی حیثیت نہیں ہے جس کا ازالہ ہوا۔ ہم کو اس شہادت کا رد کرنا بالکل ناممکن معلوم ہوتا ہے۔ جیسا کہ مجسٹریٹ صاحب نے کیا۔ کیونکہ بظاہر اس سے جرم بہت خفیف ہو جاتا ہے۔ خواہ ملزمان یہ ثابت نہ کر سکتے۔ کہ انہوں نے یہ کارروائی نیک نیتی سے کی۔ یا کہ الہام افادہ عام کیواسطے لگایا گیا تھا۔ ہم یہانتک بھی کہنے کو تیار ہیں کہ اگر ملزمان کو اس وقت جبکہ انہوں نے اتہام لگایا۔ اس ثبوۃ کا علم نہ بھی ہو تا کہ وہ اتہام صحیح تھا۔ اور بعد ازاں ان کو اس امر کا علم ہوا ہو۔ تو بھی وہ اپنے جرم کو خفیف بنانے کیواسطے اس ثبوۃ کو پیش کرنے کے مجاز تھے۔ مقدمہ ہذا میں ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ سراج الاخبار کے مضمون کا ملزمان کی کتاب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ کتاب مذکور کے صفحات نمبر ۱۲۹ و ۱۳۰ پر کسی جگہ کوئی ایما نہیں آیا ہے۔ کہ مستغیث بدیں وجہ دروغگو اور بہتان باندھنے والا اور کمینہ شخص ہے۔ کہ اس نے فوجداری استغاثہ* کیا۔ یا دائر کریگا۔ بلکہ یہ مذکور ہے۔ کہ ایک کمینہ شخص اور بہتان باندھنے والے شخص کے وجود کی بذریعہ الہام اطلاع ہوئی ہے

اور کہ وہ چاہتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اگر مستغیث محض نالش فوجداری کرنے کی وجہ سے کمینہ وغیرہ خیال کیا گیا ہوتا تو الفاظ مثلاً جھوٹے استغاثہ کرنیوالا اپنی قسم کو توڑنیوالا یا جھوٹے گواہان پیش کرنیوالا کی ہر ایک کو توقع ہو سکتی تھی اور جو عرف متعلق جوڈیشل کارروائی کے سمجھے جا سکتے بیشک اگر ملزمان نے ایسے الفاظ استعمال کئے ہوتے تو انکی طرف سے اپنے طریق عمل کے جواز کیلئے دیگر اقسام کی اخلاقی لغزشوں کا پیش کرنا کافی نہ ہوتا۔ مگر چونکہ صفحات نمبر ۱۲۹ و ۱۳۰ پر الفاظ محض عام معنوں میں استعمال کئے گئے ہیں۔ اسواسطے ملزمان کا پورا پورا حق ہے کہ ان الفاظ کی تشریح کے لئے وہ مضمون سراج الاخبار کیطرف توجہ دلائیں اسمیں کچھ شک نہیں کہ فوجداری نالش ہونے کی وجہ سے ملزمان کو اپنا دبا ہوا غصہ مستغیث پر نکالنے کا موقع ملا تاہم یہ ضروری نہیں ہے کہ ملامت آمیز الفاظ آرٹیکلوں کے باقاعدہ جواب میں استعمال کئے جانے چاہیئے تھے۔ بلکہ یہی کافی ہے۔ اگر عدالت میں گھسیٹے جانے پر ہر دو ملزمان کو اپنا غصہ نکالنے کیوقت پڑا اپنے حریف کو ان ہتک آمیز الفاظ سے جو کہ استعمال کئے گئے ہیں۔ نامزد کرنے کی کافی وجہ تھی۔ ہماری دانست میں اس پر یقین کرنا ناممکن تھا کہ ملزم نمبر ۱ کو مستغیث کا عمل جو کہ سخت رد و بدل سے ظاہر ہوا مد نظر نہ تھا۔ خطوط جو تین ماہ یا کچھ عرصہ پیشتر شایع کئے گئے۔ جن سے مرزا کے دعاوی کا مضحکہ اُڑایا گیا۔ ایک نہائت ہی بیہودہ اور شدید حملے تھے۔ جو کہ کبھی مستغیث کی طرف سے پہلے نہیں ہوا تھا۔ اور چونکہ آرٹیکلوں کی گئی ہے اور وہ مستغیث کے نام پر تھے۔ اس لئے

* دیکھو ترجمہ مشمولہ مثل اپیل

عوام الناس اور ہر دو ملزمان نے طبعاً مستغیث کے آرٹیکل
خیال کئے۔ پس ہم مجسٹریٹ صاحب سے بالکل اختلاف
کرتے ہیں اور قرار دیتے ہیں کہ ہر دو ملزمان ان الفاظ کے جواز
ثابت کرنے کے لئے جو ان کی کتاب کے صفحات نمبر ۱۲۹ و ۱۳۰
پر استعمال کئے گئے ہیں ۶۔ ۱۳۔ اکتوبر ... سنہ ۱۹۰۲ء کے
آرٹیکلوں کے حوالہ دینے کے سزاوار مستحق ہیں۔ آرٹیکلوں کی بابت
یہ کہدینا کافی ہوگا کہ ان سے ایک دانستہ **منصوبہ چال
بازی اور خلاف بیانی اور جعلسازی کا ظاہر**
ہوتا ہے جن پر بیباکی سے ایک عام اخبار کی سطروں میں
دنیا کے سامنے فخر کیا گیا ہے۔ ہم خیال نہیں کرتے ہیں کہ ان
آرٹیکلوں کا نویسندہ عدالت سے کسی مدد حاصل کرنیکا مستحق
ہو اگر ان تحریروں میں ان خطوط سے مضحکہ اڑایا گیا ہے اور
غصہ میں الفاظ لئیم (کمینہ) یا بہتان یا کذاب (بڑا دروغگو)
استعمال کئے ہیں۔ ہم اس بات کے سمجھنے سے قاصر ہیں کہ
کس طرح صاحب مجسٹریٹ نے یہ قرار دینے کے بعد مستغیث نے
ہی آرٹیکل لکھے اور فی الواقعہ اسی بنا پر اس پر ایک اور مقدمہ
میں اثبات جرم قائم کیا آرٹیکلوں کی طرز تحریر پر غور نہیں کی جن سے
بہت ادنیٰ درجہ کے اخلاق ظاہر ہوتے ہیں خواہ ملزمان اس وقت
باقاعدہ طور پر آرٹیکلوں کا جواب دے رہے تھے یا نہ دے رہے تھے تاہم
حیثیت مستغیث کا موازنہ کرنے میں آرٹیکلوں کو نظر انداز کرنا
ناممکن ہے اور ہمارے خیال میں ہتک آمیز الفاظ کا استعمال بیجا

ہتک درست تھا کہ ہم مستغیث کی مدد نہ کرتے اگر الفاظ زیادہ کور
کسی قدر اس سے بڑھ کر بھی ہوتے۔ جبکہ بقول صاحب مجسٹریٹ فریقین
ایک دوسرے کے جانی دشمن تھے تو اس صورت میں الفاظ کی باریک کمی
بیشی کے درپے نہیں ہونا چاہئے۔ دوسرا امر یہ ہے کہ کیا مستغیث نے
آرٹیکل لکھے مجسٹریٹ صاحب نے قرار دیا۔ کہ اسی نے لکھے تھے مستغیث پر
اثبات جرم آرٹیکل لکھنے کی بنا پر قائم کیا گیا ہے اور اس نے ابتک اثبات جرم
کی تنسیخ کیلئے (جسکو قریباً ۵ ماہ گذر چکے ہیں) کوئی کارروائی نہیں کی
آرٹیکلوں کے ملزم کا نام بطور نویسندہ درج ہے اس نے تسلیم کیا ہے کہ میں اکثر اوقات
سراج الاخبار میں نامہ نگاری کرتا رہا ہوں آرٹیکل ایڈیٹر شائع کرتا تھا اور اس نے
انکو مستغیث کے آرٹیکل بار کر بھی مستغیث نے انکی تردید بارہ میں پایا نیکے
نویسندہ ہونے سے انکار کرنیکی بابت کبھی کوئی تحریر اخبار میں نہیں بھیجی اندرونی
شہادت دلالت کرتی ہے کہ سوا مستغیث کے کسی نے ان آرٹیکلوں کو
تحریر نہیں کیا بیشک مرزا کا کوئی مرید ایسا کام نہیں کر سکتا نویسندہ اپنی چالاکی
پر نہایت خوش معلوم ہوتا ہے اور غالباً اس کارروائی کی غرض کسی اور کو دینا
پسند نہیں کرتا۔ مستغیث نے اس تحریر کو جو اسکی بیان کی جاتی ہے شناخت کرنے میں
اس قدر ٹال مٹول کیا ہے کہ ہم اس کو کوئی اعتبار نہیں رکھ سکتے ۲۶ جولائی
سنہ ۱۹۰۳ء کو راجہ چندولال کے روبرو یقیناً بیان نہیں کر سکا کہ آیا آرٹیکل مورخہ
۶ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء اس نے لکھا تھا اور دیگر دستاویزات کی بابت بھی یہی
بیان کیا سوالات جرح میں اس نے ۱۲ نومبر سنہ ۱۹۰۳ء کو تسلیم کیا تھا
کہ فیصلہ جن سے کتب مانگی تھیں اور اس نے اسکے کنجی کی تعمیل کر
دی تھی اور وہ اسکے قبضہ میں تھیں فی الحقیقت اس امر پر شک کرنا قریباً

ناممکن ہے کہ مواقعات مندرجہ آرٹیکل مورخہ ۶ و ۱۳ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء سے
مستغیث کا تعلق ظاہر ہوتا ہے اس واسطے ہمارا اتفاق دیگر عدالتہائے
کی رائے سے ہے کہ مستغیث ہی ۶۔ ۱۳ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء کے آرٹیکلوں مندرجہ
سراج الاخبار کا نویسندہ ہے ہمارا خیال ہے آخیر پر اس میں کچھ شک نہیں ہو سکتا کہ
یہ قرار دیا جاوے۔ **کہ ملزمان نے نیک نیتی سے**
کارروائی کی مرزا کے مذہبی دعاوی کا سوال ایک بیباک دلچسپی کا سوال تھا
ہر ایک شخص کو مرزا کی حیثیت کا اندازہ ہر ایک اپنے خیال کے مطابق لگانا چاہئے
بیشک وہ اپنے آپ کو ایک طرح کا ملہم باور کرتا ہے اور اپنے مریدوں اور عوام الناس کے
واسطے وہ ان الہامات کی تحریر کرتا ہے خود اس کے اور اسکی مذہبی حیثیت
اور اعتقادات کے برخلاف لگائے جائیں اپنا فرض سمجھتا ہو اگر کسی شخص کو
ایسے مذہبی مباحثوں میں بہت کم دلچسپی ہو تو بھی ہر ایک کو خیال کرنا چاہئے
کہ ان اشخاص کیلئے جو ان اصولوں کے پیرو ہیں وہ بہت منفعت رکھتے ہیں
ہم قرار دیتے ہیں کہ مقدمہ نمبر ابتک اس معاملہ کا اس کی ذات سے
تعلق تھا۔ اس کے جواب میں اس امر کا بالکل مستحق تھا کہ وہ مستغیث پر
ایسا اتہام لگاتا جسکو ہم فی الواقعہ راست قرار دیتے ہیں اور جبکہ مستغیث کے
خود اپنے عمل سے بھی ایسا ہی ظاہر ہوتا ہے تاکہ عوام الناس اس امر کا اندازہ
لگا سکیں کہ مستغیث کے فعل اور قول کی کیا وقعت ہونی چاہئے اگر ملزم
مستغیث کے سراج الاخبار کے مضامین کو تسلیم کر لیتا تو اسکی مذہبی حیثیت
خطرہ میں پڑ جاتی اور اگرچہ جہلم میں مقدمات قانونی ہونیکے موقعہ
پر مستغیث پر حملہ کرنیکی نسبت کوئی اور بہتر اور زیادہ تر معقول طریق
مضامین کی تردید کرنیکا ملزم کو مل سکتا تھا مگر پھر بھی ملزم کسی خاص طریقہ

خدا کے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونیوالوں کی فہرست

نام اسمائے	مقام	ضلع
غلام نبی ولد شیخ احمد زمیندار	کھوکھر	گجراۃ
سلطان علی ولد احمد خاں		〃
خیر الدین ولد خان وزیرا	تکاگھن	گورداسپور
محمد رفیق ولد محمد علی راجپوت		لاہور
نواب ولد مولا بخش	کریام	جالندھر
حسین ولد عزیز الدین جٹ	بٹالہ	
برھان الدین والد سید محمد	اسلام آباد	اٹھانگال
عبد القادر ولد مولوی خدا بخش	قصور	لاہور
محمد شریف ولد کرم بخش	〃	•
محمد رمضان ولد بوٹا	محمد پور	کرنال
دیدار بخش 〃 〃	•	〃
محمد اسماعیل 〃 〃	〃	〃
غلام رسول 〃 〃	〃	〃
رحیم بخش 〃	•	〃
نور محمد ولد مولوی جلال دین	پیرکوٹ	حافظ آباد
محمد عبد اللہ 〃 〃	•	〃
محمد دین 〃 〃	•	〃
عمر الدین 〃 〃	•	〃
غلام محمد ولد مہتاب الدین	•	〃
عنایت اللہ ولد عمر دین	•	〃
قاضی علی بخش	گڑھشنکر	ہوشیارپور
رنگ الٰہی ولد خیر الدین	قصور	لاہور
عبد الرحمان ولد عبد الغنی	کھڈیاں	〃

نام اسمائے	مقام	ضلع
غلام محمد جٹ	•	سیالکوٹ
کریم بخش ولد امام دین کشمیری	گمول	〃
کریم بخش ولد مقدم جٹ	〃	〃
نظام الدین	چونڈہ	سیانوالی
راجن زوجہ نظام الدین	•	•
عبد اللہ ولد صاحب الدین	مونگ	گجرات
امام دین ولد کریم بخش کشمیری	〃	〃
مولوی جلال الدین	〃	〃
اہلیہ مولوی جلال الدین	〃	〃
نور احمد	پیرکوٹ	•
صدیق ولد امیر الدین	〃	〃
محمد جلال ولد مہتاب الدین	پاک پتن	
عنایت حسن ولد عصمت علی شاہ	•	مالیرکوٹلہ
حافظ محمد ابراہیم	•	〃
مولا بخش	•	پٹیالہ
میراں بخش	•	کپورتھلہ
مستری عبد الکریم	•	راولپنڈی
غلام نبی خاں	کاٹھگڑھ	ہوشیارپور
عبد اللطیف کاٹھگڑھ	•	〃
محمد صدیق ملازم	•	کپورتھلہ
منتھو ولد نذر رئیس	•	ہوشیارپور
رلی زوجہ	•	〃
موجو ولد منتھو	〃	〃

نام اسمائے	مقام	ضلع
نانکی ولد موجو	ہوشیارپور	ہوشیارپور
جیون ولد منتھو	〃	〃
خیون 〃 〃	〃	〃
بیرو 〃 〃	〃	〃
جانو زوجہ شیخ سکندر	〃	〃
میراں بخش	〃	〃
ابراہیم ولد عمرا	〃	〃
عنایت ولد عمرا	〃	〃
جیونی زوجہ جیوا	〃	〃
میراں بخش ولد جیوا	〃	〃
بھولا ولد جیون	〃	〃
نور بیگم زوجہ کرم الٰہی		
فاتاں دختر غلام حسین [illegible]	•	〃
برکت علی ولد غلام حسین	•	〃
کرم دین 〃 〃	〃	〃
اسماعیل ولد دوا مرحوم	تلونڈی	•
بی بی دختر کیماں دھولی	•	•
فاطمہ زوجہ محمد بخش چھیناں	〃	〃
بھاگن زوجہ عمرا	پھینیا نوان	جھنگ
رمضان ولد عمرا رائیں	〃	〃
ماموں ولد عمرا	〃	〃
برکت علی ولد رمضان	•	〃

نام اسمائے	مقام	ضلع
برکت بی بی ولد رمضان	پھینیا نوان	جھنگ
بصری 〃 〃 〃	〃	〃
نور محمد 〃 〃 〃	〃	〃
بیرو ولد نور محمد	〃	〃
مکابر سے ولد بھولا	〃	〃
فتو ولد سنگو	〃	〃
حاضراں بنت بھولا	〃	〃
جھنڈو زوجہ فتو	〃	〃
سلطان بی بی زوجہ سندھا شیخ	〃	〃
رحمت دختر سندھا	〃	〃
عنایت بی بی	〃	•
کرم بی بی زوجہ حاکم	〃	•
نور محمد ولد حاکم	〃	〃
غلام محمد ولد نور محمد	〃	〃
برکت بی بی زوجہ نور محمد	〃	〃
اسو زوجہ منگو	〃	〃
کریاں دختر منگو	〃	〃
رلی دختر سکندر شیخ	ہوشیارپور	

ذیل کی کتب کارخانہ البدر سے مل سکتی ہیں۔ اور ایک خاص ضرورت کی وجہ سے بعض کتب میں رعایت ہے،

- مجموعہ ازالۃ الوسواس۔ مناظرہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی۔ بمقابلہ مولوی احمد علی صاحب۔ میرٹھ — ۴؍
- تفسیر القرآن بالقرآن۔ مصنفہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب احمدی۔ اس سلسلہ کے مذاق کی یہ ایک ہی کامل تفسیر سورت نیت ہے،
- شرح ترمذی۔ بزبان عربی۔ جلد اول دوئم — للعہ
- سیرت مسیح موعود علیہ السلام۔ مصنفہ مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی
- جلسہ اعظم مذاہب کی رپورٹ جو کہ [illegible] میں بمقام لاہور ہوا اور حضرت مسیح موعود کا مضمون حسب پیشگوئی بالا رہا
- عسل مصفّی۔ وفات مسیح اور حضرت مسیح موعود کے اثبات دعاوی کے متعلق ایک جامع کتاب
- الفرقان۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی بجواب البرہان — ۳؍
- صیانۃ القرآن 〃 در رد فرقہ چکڑالوی — ۲؍

رعایتی قیمت کی کتابیں۔

ایک خاص ضرورت کی وجہ سے قیمتوں میں رعایت ہے ناظرین فائدہ اٹھاویں

- تفسیر سورہ جمعہ
- شہادت القرآن
- نور القرآن حصہ اول
- اعجاز احمدی مع ذکر مباحثہ۔ مصنفہ حضرت اقدس
- سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب
- طب روحانی علم مسمریزم
- تحذیر المومنین۔ مصنفہ فضل احمد
- سواء السبیل
- اعلام الناس
- کشف الالتباس
- ایقاظ النائمین
- موعظہ حسنہ
- سر الشہادتین
- قول الفصیح۔ مصنفہ ہدایت اللہ شاعر
- عاقبۃ المکذبین
- شہادت آسمانی حصہ اول و دوئم
- السر المکتوم
- رؤیائے صالحہ
- اعجاز احمدی
- سلاسل الفضائل عربی۔ اردو
- سلاسل التعلیم۔ عربی
- سیرت النبی
- الہامی دعا اسم اعظم
- وفات مسیح پنجابی نظم
- پنجابی کامن
- نظم برائے مستورات

نوٹ مذکورہ بالا کتب کے علاوہ اور جو کتب اس کارخانہ کی معرفت طلب کیجاویگی۔ ان پر کم از کم ایک آنہ فی روپیہ ارکمیشن وضع کیا جاتا ہے۔ اور قیمت مندرجہ علاوہ محصول ڈاک کے۔

[illegible]